

5201 - یتیموں کی کفالت اور انہیں منہ بولا بیٹا بنانے میں فرق

سوال

کوسوو کے اکثر پناہ گزین امریکہ میں داخل ہو رہے ہیں اور ان کی دیکھ بھال نصرانی تنظیمیں کر رہی ہیں ۔ بعض بھائیوں کا چاہتے ہیں کہ وہ یتیموں کو اپنے ہاں گھروں میں رکھیں اور ان کی پرورش کے ساتھ ساتھ کھلائیں پلائیں اور کفالت کریں ۔

لیکن ایک عالم نے کہا کہ ایسا کرنا حرام ہے اور اسلام میں منہ بولا بیٹا بنانا جائز نہیں ، اور نہ ہی وہ لوگوں کو یتیموں کی کفالت کرنے پر تیار کرتا اور ابھارتا ہے ، تو کیا ہمیں اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم یتیم کو اس کا نام بدلے بغیر منہ بولا بیٹا بنالیں ؟

اور کیا یتیم کفالت کرنے والے کے بچے کی طرح ہی شمار ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

یتیم کی کفالت اور منہ بولا بیٹا بنانے میں بہت فرق ہے جسے ہم ذیل کے کچھ نقاط میں بیان کرتے ہیں :

۱ - منہ بولا بیٹا بنانا یہ ہے کہ : کوئی شخص کسی یتیم بچے کو حاصل کر کے اسے اپنے کسی صلیبی بیٹے جیسا بنا کر اسے اپنی طرف منسوب کر لے یعنی اسے اس کی ولدیت کے ساتھ پکارا جانے لگے ، اور اس مرد کی محرمات عورتیں اس یتیم بچے کے لیے حلال نہ ہوں اور منہ بولے بیٹے کے والد کے دوسرے بیٹے اور بیٹیاں اس کے بہن بھائی اور اس شخص کی بہنیں یتیم کی پھوپھیاں بن جائیں اور اسی طرح باقی رشتہ دار بھی ۔

دور جاہلیت میں ایسا کیا جاتا تھا ، حتیٰ کہ یہ نام بعض صحابہ کرام کے ناموں سے بھی چمٹے رہے مثلاً مقدار بن اسود حالانکہ ان کے والد کا نام عمرو تھا لیکن انہیں منہ بولا بیٹا بنانے کی بنا پر مقدار بن الاسود کہا جاتا تھا ۔

اور ابتدائے اسلام میں بھی اسی طرح معاملہ چلتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک مشہور قصہ میں حرام قرار دیا کہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارا جاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا اور حکم دیا کہ انہیں ان کے آباء کے نام سے پکارا جائے ۔

زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاوند تھے اور بعد میں زید رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عدت ختم ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا :

جاؤ اس کے پاس میرا ذکر کرنا ، وہ گئے اور وہاں پہنچے تو وہ آئے میں خمیر ڈال رہی تھیں ، وہ کہنے لگے : اے زینب خوش ہو جا مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے وہ تجھے یاد کر رہے تھے ، وہ کہنے لگیں میں اس وقت تک کچھ بھی نہیں کرونگی جب تک کہ اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں ، یہ کہہ کر وہ اپنی نماز پڑھنے والی جگہ میں چلی گئیں تونبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور اس کے پاس چلے گئے ۔

اور اسی بارہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا :

{ یاد کرو جب کہ آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ تعالیٰ نے بھی انعام وفضل کیا اورتو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھ اور اللہ تعالیٰ سے ڈر ، اورتو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا ، اورتو لوگوں سے خوف کھاتا تھا حالانکہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ تو اس سے زیادہ ڈرے ۔

پس جب زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تا کہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارہ میں کسی قسم کی تنگی نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی غرض پوری کر لیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم تو ہو کر ہی رہے گا { الاحزاب (37) } ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1428) ۔

ب ۔ اب یقیناً اللہ تعالیٰ نے منہ بولا بیٹا بنانا حرام کر دیا ہے اس لیے کہ اس میں نسب کی ضیاع ہے حالانکہ ہمیں تو حکم ہے کہ ہم نسب ناموں کی حفاظت کریں ۔

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے :

(جو شخص بھی علم رکھتے ہوئے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرح منسوب ہو یہ کفر ہے ، اور جس نے بھی کسی ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کیا جس میں اس کا نسب نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے) صحیح بخاری حدیث نمبر (3317) صحیح مسلم حدیث نمبر (61) ۔

حدیث میں کفر کا معنی یہ ہے کہ اس نے کفریہ کام کیا ہے نہ کہ وہ دین سے ہی خارج ہو گیا ۔

اس لیے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ چیز کو حلال کرنا ہے ۔

اور اس لیے بھی کہ مثلاً یتیم جسے منہ بولا بیٹا بنایا جائے اس پر منہ بولا بیٹا بنانے والے نے اپنی بیٹیاں حرام کردی دی ہیں حالانکہ وہ اس کے لیے مباح اور جائز تھیں جسے اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں ، اور اسی طرح جس نے منہ بولا بیٹا بنایا ہے اس نے اپنے بعد اس کے لیے وراثت حلال کر لی ، اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو مباح کرنا ہے ، اس لیے کہ وراثت تو صلیبی اولاد کا حق ہے اور اس نے غیر صلیبی کو بھی اس میں شریک کر لیا ہے ۔

اور یہ بھی ہے کہ اس سے منہ بولا بیٹا بنانے والے کی اولاد اور منہ بولے بیٹے کے مابین حسد و بغض پیدا ہوگا ۔

اس لیے کہ ان کے بعض حقوق کی حق تلفی ہوگی اور وہ یتیم اور منہ بولا بیٹا بغیر کسی حق کے کچھ حقوق حاصل کر لے گا ، حالانکہ صلیبی بیٹوں کو یہ علم ہے کہ ان کے ساتھ وہ اس کا مستحق نہیں تھا ۔

لیکن یتیم کی کفالت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی یتیم بچے کو اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ میں ہی اپنی طرف منسوب کیے بغیر ہی اس کی کفالت کرے اور اس کی پرورش اور نان نفقہ کی ذمہ داری برداشت کرے ، اور اس میں نہ تو وہ کسی حرام کردہ کو حلال اور نہ کی حلال کو حرام کرے جیسا کہ منہ بولا بیٹا بنانے میں ہوتا ہے ۔

بلکہ کفالت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے بعد کریم اور احسان انعام کرنے والے کی صفت سے متصف ہوگا ، اس لیے یتیم کی کفالت کرنے والے کو منہ بولا بیٹا بنانے والے پر قیاس نہیں کیا جائے گا اس لیے کہ اس میں فرق پایا جاتا ہے ، اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم بچے کی کفالت کرنے پر ابھارا ہے ۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

--- اور آپ سے یتیموں کے بارہ میں بھی سوال کرتے ہیں ، آپ کہہ دیجئے کہ ان کی خیر خواہی کرنا بہتر ہے اور اگر تم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ بدنیت اور نیک نیت ہر ایک کو خوب جانتا ہے ، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا یقیناً اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے البقرة (220) ۔

اور پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یتیم کی کفالت کرنے کو جنت میں اپنے ساتھ مرافقت کا سبب بتایا ہے کہ وہ جنت میں ان کے ساتھ رہے گا ۔

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کر کے اشارہ کیا) صحیح بخاری حدیث نمبر (4998) ۔

لیکن یہاں پر ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ جب بھی یہ یتیم بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں کفالت کرنے والے شخص کی عورتوں اور بیٹیوں سے علیحدہ کرنا واجب ہو جائیگا ، یہ نہ ہو کہ وہ ایک جانب تو اصلاح کرے اور دوسری طرف غلطی

اور فساد کا مرتکب ہوتا رہے ۔

اور اسی طرح یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ بعض اوقات کفالت میں یتمی بچی بھی ہوسکتی ہے اور ہوسکتا ہے وہ خوبصورت بھی ہو اور بلوغت سے قبل اسے اشتہاء بھی ہو اس لیے کفالت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹوں کا خیال رکھے کہ کہیں وہ یتیموں کے ساتھ کہیں حرام کام کا ارتکاب نہ کرنے لگیں ، بعض اوقات یہ ہوسکتا ہے اور پھر یہ فساد کا ایسا سبب ہوگا جس کی اصلاح کرنا ممکن نہیں ہوگی ۔

پھر ہم آخر میں اپنے بھائیوں کو یتیموں کی کفالت کرنے پر ابھارتے اور اس کا شوق دلاتے ہیں کہ اس میں بہت زیادہ اجر و ثواب ہے اور یہ ایک اخلاقی فریضہ ہے جو آج کل بہت ہی نادر لوگوں میں ملتا ہے صرف وہی لوگ اس پر عمل کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کی محبت اور یتیموں اور مسکینوں کی اصلاح اور ان پر مہربانی و نرمی کا برتاؤ کرنا ہبہ کیا ہے ۔

خاص کر کوسوو اور شیشان میں ہمارے بھائیوں نے بہت ہی زیادہ تکالیف اور تنگی اٹھائی ہے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ان کے سختیاں اور تکلیفوں کو دور کرے اور اس سے نجات عطا فرمائے ۔ آمین ۔

واللہ اعلم ۔